12-9-63 بھارت نے مسئلہ کشمیر پر ہمیشہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا۔ بھٹو

27-9-63 بھارت نے لاکھوں مسلمانوں کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت پاکستان کا احتجاج

7-10-63 کراچی میں پاکستان اور روس کے مابین فضائی معاہدہ ہوا۔

17-10-63 بھارت نے مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کر دیا۔ پاکستان کا احتجاج

31-10-63 پونچھ سیکٹر میں آزاد کشمیر پولیس نے بھارتی فوجیوں کو مار بھگایا۔

13-11-63 آزاد کشمیر میں بھارتی فوج کی جارحیت سے دو افراد شہید۔

17-11-63 امریکہ نے پاکستان کو طیارے دینے سے انکار کر دیا۔

22-11-63 پاک و ہند جھگڑا ختم کرنے کے لئے ایشیائی ممالک کی کانفرنس بلائی جائے وزیر خارجہ بھٹو کی تجویز۔

2812-63 سری نگر میں موئے مبارک چوری ہوئی۔ مسلمانوں کا شدید احتجاج۔

1-1-64 ہم بھارت کی جنگی تیاریوں سے ڈر کر اپنا اصولی موقف نہیں بدل سکتے ۔حکومت پاکستان۔

5-1-64 موئے مقدس کی جگہ کوئی اور بال رکھ کر مسلمانوں کے جذبات ٹھنڈا کرنے کی سازش کی گئی ہے۔

3-2-64 پاکستان کی درخواست پر سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر پر بحث کا آغاز کر دیا۔

7-2-64 ہزاروں کشمیریوں نے سری نگر میں پاکستان سے الحاق کے لئے نعرے بازی کی۔

11-2-64 کشمیر میں رائے شماری سے مزید خون خرابہ ہوگا۔ اقوام متحدہ میں بھارتی نمائندہ چھاگلہ کا خطاب۔

17-2-64 مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل کا اجلاس ملتوی

22-2-64 مسئلہ کشمیر پر ایوب خان اور چو این لائی کے مابین پنڈی میں ملاقات ہوئی۔

23-2-64 مسئلہ کشمیر جلد حل کیا جائے چو این لائی کا اعلان

26-2-64 آزاد کشمیر کی فوج نے بھارتی فوج کو مار بھگایا' 25 بھارتی ہلاک۔

2-3-64 ہمیں پاک چین دوستی پر سخت تشویش ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ جارج بال

7-3-64 پاکستان کی ستلج رینجرز نے 12 بھارتی فوجی ہلاک کر دئے۔

(جاری ہے)

نوجوان نسل کی بے راہ روی اور اسکا علاج

محمود اسمٰعیل

اولاد کی آرزو ہر دردمند دل کا حق ہے۔ اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ یہ نعمت مترقبہ ایک پاکیزہ رشتہ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے، جو نسل انسانی کی بقا کا واحد ذریعہ ہے۔ اس ربانی نعمت کی آرزو ہر ذی شعور انسان کے دل میں چھپ جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید نے انسان اول کی اس آرزو کا یوں نقشہ کھینچا ہے ﴿**هو الذی خلقكم من نفس واحدة وجعل منها زوجها ليسكن إليها فلما تغشا ها حملت حملاً خفيفاً فمرت به فلما أثقلت دعوا الله ربهما لئن آتيتنا صالحاً لنكونن من الشاكرين**O﴾ [الاعراف ۱۸۹]

''اللہ تعالیٰ وہی ذات ہے جس نے تم کو ایک ہی جان (آدم) سے پیدا فرمایا اور اسی سے اسکا جوڑا نکالا تا کہ اسکا دل اس سے (حوا سے) لگ جائے، پھر جب آدم نے حوا کو ڈھانپا (صحبت کی) اسکو ہلکا سا بوجھ معلوم ہوا وہ چلتی پھرتی رہی، جب بوجھل ہوئی (کچھ مدت کے بعد) تو دونوں نے اپنے مالک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی: اگر تو ہمیں صحیح وسالم بچہ (جس میں کوئی جسمانی نقص نہ ہو) عنایت فرمائے گا تو ہم بے شک ضرور تیرے شکر گزار رہوں گے''۔ [ابن کثیر 285/2، صفوۃ التفاسیر 486/1، اشرف الحواشی صفحہ 210]

نیک، صالح اور جسمانی نقائص سے پاک اولاد کس کی تمنا نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ حضرت زکریا علی نبینا و علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم جسکی اکثر زندگی بے اولادی میں گزر گئی، اسکی بیوی جوانی میں بانجھ تھی تو بڑھاپے میں کہاں سے اولاد ہوتی؟ مگر حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم تازہ پھل پہنچتے دیکھا تو انکی امیدوں میں نکھار پیدا ہوئی۔ اولاد کی آرزو انگڑائی لینے لگی۔ اسی وقت اور اسی جگہ نہایت عاجزی وانکساری سے پُرسوز انداز میں اپنے رب سے مناجات کرتے ہیں۔ [ابن کثیر 369/1، فتح القدیر 339/1 اشرف الحواشی صفحہ 66]

اللہ تعالیٰ کو انکی یہ ادا بہت پیاری لگی۔ قرآن میں کئی مقامات پر ہماری رہنمائی کی خاطر زکریا علیہ السلام کے اس سوز و گداز سے پُر، انتہائی رقت آمیز دعا کو اس انداز میں ذکر فرمایا ہے:

﴿**هنا لک دعا زکریا ربه ، قال: رب هب لی من لدنک ذرية طيبة انک**

سميع الدعاء ○ فنادته الملائكة وهو قائم يصلي في المحراب ان الله يبشرك بيحيىٰ مصدقاً بكلمة من الله وسيداً وحصوراً ونبياً من الصالحين ○ قال رب أنى يكون لي غلام وقد بلغني الكبر وامرأتي عاقر قال كذلك الله يفعل ما يشاء ﴾ [ال عمران ۳۸ . ۴۰]

ترجمہ: اسی جگہ (جب انہوں نے خرق عادت دیکھا) اپنے پروردگار سے دعا کی: اے میرے مالک مجھ کو بھی اپنی درگاہ سے (نیک اور پاکیزہ) اولاد عنایت فرما، بیشک تو دعا سنتا اور قبول کرتا ہے۔ پھر فرشتوں نے زکریا کو آواز دی جب وہ محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا: بیشک اللہ تعالیٰ تجھ کو (ایک فرزند) یحیٰ کی خوشخبری دیتا ہے۔ وہ کلمۃ اللہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرے گا اور (اپنی قوم کا) پیشوا ہوگا (یا حلیم اور بردبار) اور عورتوں سے کچھ سروکار نہ رکھے گا اور پیغمبر ہوگا نیک بندوں میں سے۔ زکریا نے عرض کیا: اے میرے مالک میرا لڑکا کہاں سے ہوگا؟ (جبکہ) بڑھاپے نے مجھ کو آ لیا اور میری عورت بانجھ ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ اسی طرح جو چاہے سو کرتا ہے۔ سورۃ مریم میں تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ **كهيعص ○ ذكر رحمت ربك عبده زكريا ○ إذ نادى ربه نداء خفيا ○ قال رب إني وهن العظم مني واشتعل الرأس شيباً ولم أكن بدعائك رب شقيا ○ وإني خفت الموالي من ورائي وكانت امرأتي عاقراً فهب لي من لدنك وليا ○ يرثني ويرث من آل يعقوب واجعله رب رضيا ☆ يا زكريا إنا نبشرك بغلام اسمه يحيى لم نجعل له من قبل سميا ○ قال رب أنّى يكون لي غلام وكانت امرأتي عاقراً وقد بلغت من الكبر عتيا○** ﴾ [مريم ۱-۸]

"یہ بیان ہے اس مہربانی کا جو تیرے مالک نے اپنے بندے زکریا پر کی۔ جب اس نے اپنے مالک کو دبی آواز میں پکارا کہنے لگا: میرے مالک میری ہڈیاں بودی ہوگئیں (کمزور جیسے بڑھاپے میں ہو جاتی ہیں) اور (بڑھاپے کی) سفیدی سر میں چمکنے لگی (بالکل سفید ہوگئے) اور میں تجھ کو پکار کر (کبھی بھی) محروم نہیں رہا۔ اور مجھے اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے اندیشہ ہے اور میری بی بی بانجھ ہے، تو اپنے کرم سے مجھ کو ایک فرزند عطا فرما جو میرا وارث ہو اور یعقوب کی اولاد کا بھی وارث ہو ، اور اسکو اے میرے مالک (سب کا) چہیتا (مقبول) بنا۔ (اللہ تعالیٰ نے اسکی دعا قبول فرمائی اور) کہا: اے زکریا ہم تجھ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں اسکا نام یحیٰ ہوگا۔ یہ نام ہم نے اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔ زکریا نے کہا: اے میرے پروردگار! مجھ کو لڑکا کیونکر ہوگا؟ میری بی بی تو بانجھ ہے اور میں بوڑھا پھونس ہوگیا ہوں!" [اشرف الحواشی ص 366 - 367]

رات کی تاریکی اور خلوت میں چپکے چپکے مانگی گئی دعا جس میں اخلاص بھرا ہوا تھا اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایمان ویقین کے ساتھ نکل رہی تھی۔ اس سوز وگداز سے مانگی کہ رب تعالیٰ نے انہیں مزید عاجزی کی توفیق دی۔ انہوں نے کہا میرے مولا تو نے ہمیشہ میری دعائیں قبول فرمائی ہیں تو اب آخری وقت بڑھاپے کے عالم میں میرے اندر طمع پیدا ہوئی کہ تجھ سے دعا کروں کیونکہ مجھے ایسا شخص نظر نہیں آتا جو میرے بعد اس عظیم منصب نبوت کو سنبھالے اور تیرے پاکیزہ دین کی تبلیغ واشاعت کے کام کو جاری وساری رکھے۔ لہٰذا مجھے ایسی اولاد سے نواز جو پیغمبری کا وارث ہو، اس التجا کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قبول فرمایا بلکہ نام بھی خود ہی نے رکھا۔ اس غیر معمولی خوشخبری کو سن کر مزید دلی اطمینان کے لیے عرض کیا ''پروردگار کیا اس بڑھاپے کے عالم میں مجھے بیٹا ہوگا جبکہ میری بیوی بھی بانجھ ہے، ظاہری تمام اسباب ختم ہو چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے انکو تسلی دی اور فرمایا تیرے بڑھاپے کے باوجود اور تیری بیوی کی بانجھ پن کے باوجود تیرے ہاں لڑکا ہوگا کیونکہ میرے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ [ابن کثیر 117/3، فتح القدیر 320/3، صفوۃ التفاسیر 210/2]

اسی واقعہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الانبیاء میں ان الفاظ سے پھر بیان فرمایا ہے: ﴿ **وزکریا إذ نادیٰ ربه رب لا تذرني فرداً وأنت خير الوارثين ○ فاستجبنا له ووهبنا له يحيى وأصلحنا له زوجه إنهم كانوا يسارعون فى الخيرات ويدعوننا رغباً ورهباً وكانوا لنا خاشعين ○** ﴾ [الانبیاء 90-89]

'' (اے محمد ﷺ) زکریا (پیغمبر کا قصہ ذکر کرو) جب اس نے اپنے مالک کو پکارا اے میرے پروردگار مجھ کو (دنیا میں) نگوڑا (لاوارث، بے اولاد) مت چھوڑ جبکہ تو سب وارثوں سے بہتر ہے، پھر ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسکو یحیٰی (فرزند) عنایت کیا اور اسکی بی بی کو چنگی بھلی کر دیا (انکا بانجھ پنا جاتا رہا) یہ سب (پیغمبر) نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو توقع اور ڈر رکھ کر پکارتے تھے اور ہمارے سامنے گڑگڑاتے رہتے تھے''

﴿ **واصلحنا له زوجه** ﴾ کی تفسیر میں درج ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ ابن عباس، مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ: حضرت زکریا کی اہلیہ شروع سے (جوانی میں) بانجھ تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے درست کر کے بچہ پیدا کرنے کے قابل بنا دیا۔

۲۔ عطاء کہتا ہے کہ: انکی زبان تیز تھی اسے اللہ تعالیٰ نے ٹھیک کر دیا۔

۳۔ عطاء سے دوسری روایت کے مطابق انکا اخلاق درست نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے با اخلاق بنا دیا۔
یہی تفسیر محمد بن کعب اور سدی کی بھی ہے۔

ابن کثیر فرماتا ہے کہ قرآن کے سیاق وسباق سے پہلی تفسیر راجح معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

[تفسیر القرآن العظیم 203/3]

رب العالمین اس قسم کی دعاؤں کو مؤمنین کی صفات میں شمار کرتے ہوئے فرماتا ہے : ﴿ والذین یقولون ربنا هب لنا من أزواجنا وذریاتنا قرة أعین واجعلنا للمتقین إماماً O ﴾ (الفرقان - 74)

''اور وہ لوگ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطا فرما (جنکی نیکی اور پاکیزہ اخلاق سے) ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم کو پرہیزگاروں کا سردار بنا'' (کہ دوسرے لوگ بھی ہماری اتباع کریں اور وہ بھی نیک اور پرہیزگار بن جائیں تاکہ انکی نیکی کا ثواب انکے ساتھ ساتھ ہمیں بھی ملتا رہے)۔[ابن کثیر 342/3 صفوۃ التفاسیر 271/2 ، اشرف الحواشی ص 437]

نیک بیوی اور نیک اولاد دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **''الدنیا کلها متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة''** [مسلم مع النوری 56/10 ، مسند احمد 168/2]

یعنی دنیا تمام کے تمام فائدے کی چیز ہے لیکن ان تمام متاع سے افضل وبہتر نیک عورت (بیوی) ہے۔

اولاد کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: **''إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاث ولد صالح یدعوله، او علم ینتفع به من بعده أو صدقة جاریة''** [مسند احمد 372/2، مسلم 85/11، ترمذی کتاب الاحکام حدیث 1376] جب انسان مرجاتا ہے تو اسکا سلسلہ عمل کٹ جاتا ہے، البتہ تین ذرائع سے اسکی نیکی کا سلسلہ دنیا میں بدستور جاری رہتا ہے (۱) اسکی نیک اولاد ہو۔ جو اسکے حق میں دعا کرتی رہے۔ (۲) یا علم جو دوسروں تک پہنچایا ہو اور جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو، (۳) یا صدقہ جاریہ کا کوئی کام جب تک اس سے لوگوں کو فائدہ ملے۔

معلوم ہوا کہ نیک اولاد والدین کے لیئے دنیا میں امن وسکون کا باعث ہے اور مرنے کے بعد باعث اجر وثواب۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: **''إن العبد لتُرفع له الدرجة فیقول أي رب انی لی هذا؟ فیقول: باستغفار ولدک من بعدک''** [مسند احمد 509/2، ابن ماجہ 1207/2، حسنہ الالبانی] (سلسلہ عمل ختم ہونے کے بعد) کسی خوش قسمت بندے کا درجہ بلند ہوتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے ''اے میرے پروردگار (میری یہ عزت افزائی) بلند درجہ کس وجہ سے مجھے ملا ہے؟!'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بعد تیری اولاد کی تیرے حق میں بخشش طلب کرنے کی بناپر'' (تیرا درجہ بلند ہوا ہے)۔

اولاد کے بارے میں قانون قدرت کی شان عجیب ہے : ﴿ **لله ملک السموٰت والارض**